پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام

مجلس احرارِ اسلام اپنے مؤقف کے آئینے میں

(۱)......مجلس احرارِ اسلام ملک کے اندر وہ واحد جماعت ہے کہ جس نے کبھی اپنا مؤقف تبدیل نہیں کیا۔ اکابر احرار نے جو بات ۱۹۱۹ء کی تحریکِ خلافت میں کہی تھی آج بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے یہ قرآن کا فیصلہ ہے اور یہی فیصلہ احرار کا مؤقف ہے۔ قرآن تبدیل ہوگا نہ شریعت اور چونکہ احرار کے مؤقف کی بنیاد دین و شریعت پر ہے اس لیے احرار کا مؤقف اور احرار کا مشن اس کا مقصدِ حیات بھی ہرگز تبدیل نہیں ہوگا۔ احرار موقع پرست نہیں کہ حالات اور موقع کے مطابق اپنی حکمت عملیوں کو تبدیل کرلیں۔ احرار خدا پرست ہیں اور خدا پرست حالات کے دھارے میں نہیں بہتے بلکہ حالات کو اپنے ڈھب پر لانے کی کوشش میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ اللہ کی بات کہتے رہتے ہیں۔ اور اللہ ان کی مدد کرتا ہے۔ آپ دیکھ لیجئے کہ اس وقت بھی احرار اکابر کو طالع آزما اور موقع پرست لوگ یہی کہتے تھے کہ برطانیہ بہت بڑی طاقت ہے۔ احرار ان کا کیا کرلیں گے جن کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا وہ ان کی بات کہ ملک کو چھوڑ کر چلے جاؤ کیسے تسلیم کرلیں گے۔ لیکن اکابر احرار نے انگریز کو ہندوستان سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ گویا احرار اپنے آزادی کے اس مشن اور مؤقف میں کامیاب و کامران ہوئے

(۲)......احرار پہلے دن سے کہہ رہے تھے کہ قادیانی انگریزوں اور یہودیوں کے ایجنٹ اور گماشتے ہیں یہ ملت اسلامیہ سے جسد پاکستان میں ناسور ہے جسے کاٹ کر الگ پھینکنے پر ہی ملت اسلامیہ کی فلاح اور بہبود کا راز مضمر ہے۔ آج بھی احرار کا یہی مؤقف ہے کہ قادیانی اسلام اور پاکستان دونوں کے غدّار ہیں۔ احرار نے اس ملک کے اندر قادیانیوں کے خلاف تحریک کی بنیاد رکھی اور حرار کی یہ تحریک بھی کامیابی سے ہمکنار ہوئی حالانکہ بظاہر اس کے کوئی امکانات نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے احرار کے خلوص اور احرار کے جذبہ ایثار کی لاج رکھی۔ مسلمانوں نے احرار کے ساتھ تعاون کیا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد احرار کے ہمیشہ شامل حال رہی ہے اور رہے گی۔ قادیانیوں کے بارے میں احرار جو کچھ بھی کہتے ہیں اس کا ماخذ بھی قرآن اور شریعت ہے۔ اس لیے احرار کے اس مؤقف میں بھی کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرنا ممکن ہی نہیں۔

(۳)......احرار اس ملک کے اندر حکومت الٰہیہ کے قیام کے داعی ہیں۔ آج کے حالات گرچہ قیام حکومت الٰہیہ کے موزوں نہیں لیکن احرار خدا پر کامل یقین کے ساتھ پاکستان کے اندر حکومت الٰہیہ کے قیام کے مطالبہ پر قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے اپنے خصوصی کرم کے ساتھ احرار کو کامیابیوں سے ہمکنار کیا ہے۔ اس میدان میں بھی ضرور کامیابی عطا فرمائے گا جنرل صاحب یا پھر ''شجاعت اینڈ کو'' جو چاہے کرلے یہ ملک خدا کے نام پر قائم ہوا اور خدا کے نام پر ہی قائم رہے گا۔ جو کچھ اس وقت

ملک کے اندر ہو رہا ہے یہ سب کچھ یہود و نصاریٰ کی طرف سے پاکستان کے اندر ''امپورٹڈ'' ہے۔ جنرل مشرف شاید یہ بات نہیں جانتے کہ ایک منصوبہ امریکہ کی ایماء پر وہ بنا رہے ہیں جس کا مقصد مسلمانوں سے دینی غیرت کو ختم کرنا ہے اور منصوبے اللہ تعالیٰ بھی بناتے ہیں اور وہی منصوبے کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ احرار، امیر شریعتؒ کے اس قول پر سختی کے ساتھ قائم ہیں کہ ''دین تو نام ہی غیرت کا ہے، غیرت نہیں دین کہاں''۔ جنرل صاحب کو شاید علم نہیں اور نہ ہی انہیں کسی نے یہ بات بتائی ہوگی کہ آپ کی طرح ایک حکمران پہلے بھی پاکستان میں حکمرانی کر چکے ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ میں چاندی کی کشتی میں بٹھا کر علمائے پاکستان کو سمندر پار بھیج دوں گا وہ چاندی کی کشتی تو آج تک نہ بن پائی۔ لیکن اس حکمران کو لوہے کے جہاز پر اللہ تعالیٰ نے سمندر پار بھجوا دیا اور مرنے کے بعد اسے دفن کے لیے پاکستان کی سرزمین بھی نصیب نہ ہوئی اور وہ اپنے سسرالی ملک ایران میں دفن ہے۔ لیکن یہ سب کچھ تو ان کے لیے عبرت ہوتا ہے جن میں عقل و شعور ہوتا ہے ایسا آدمی جو اپنی عارضی زندگی کو خوش کن بنانے کے لیے آخرت کی زندگی کو داؤ پر لگا دیتا ہے اسے عقل مند کہنے والا خود بے وقوف ہے۔ احرار کے مؤقف اور مشن کے مطابق اس ملک کے اندر ایک دن اسلام نافذ ہونا ہے۔ اللہ کی اس دھرتی پر اللہ کے قانون کا نفاذ احرار کا مشن ہے جس کے لیے احرار ہر قسم کی قربانی کے لیے ہر وقت تیار ہے۔ اس لیے احرار نہ کسی کے سیاسی حریف ہیں نہ کسی کے سیاسی رقیب۔ احرار کے معیار پر تو خود دینی جماعتیں پوری نہیں اترتیں۔ اس لیے پاکستان کی سیاسی جماعتوں سے احرار کو کیا سروکار۔ احرار تو اللہ کے سپاہی ہیں، اللہ تعالیٰ کی بات کہتے ہیں اور اس پر قائم رہتے ہیں:

تشکیلِ نو میں میری ہے میرے جنوں کا ہاتھ　　　میرا شکوہ ذات ہے میرے ثبات میں

احرار نہ جھکتے ہیں نہ بکتے ہیں۔ احرار کا معیار فتح یابی دنیا سے مختلف ہے۔ احرار کے نزدیک کامیاب وہ ہے جو مٹ جائے مگر اپنے مؤقف کو نہ چھوڑے۔ یہ کام صرف وہ کر سکتے ہیں جن کو اپنے مشن کی صداقت پر لازوال یقین ہو اور احرار کو اللہ کے فضل و کرم سے اپنے مشن، اپنے مؤقف اور اپنے مقاصد کی صداقت پر لازوال یقین ہے کہ اس کی بنیاد مروّجہ سیاست نہیں بلکہ دین اسلام ہے۔

(۴)......احرار کے مقاصد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ یہ دنیا صرف امیروں کی آماجگاہ نہیں یہاں غریب بھی بستے ہیں اور انہیں بھی جینے کا حق ہے۔ احرار سرزمین پاک و ہند میں وہ پہلی جماعت ہے کہ جس نے دین کے حوالے سے غریبوں کے حق میں آواز بلند کی اور یہ آواز اتنی بلیغ ہوگئی تھی کہ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں احرار سے خائف ہوگئیں۔ وہ بظاہر ایک دوسرے کے خلاف تھیں لیکن درپردہ دونوں اس پر متفق تھیں کہ احرار سیاسی قوت نہ بننے پائے۔ اس لیے کہ دونوں جماعتیں امراء اور رؤساء کی جماعتیں تھیں اور نہیں چاہتی تھیں کہ غریب عوام کو اس کا حق ملے وہ بھی خوشحال ہوں۔ یہی سبب ہے کہ آج بھی ہندوستان ہو یا پھر پاکستان غریب عوام دونوں ممالک کے دکھی ہیں۔ غربت دونوں ممالک کے اندر اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ غریب عوام غربت کی چکی میں پستا چلا جاتا ہے اور امراء غریبوں کا خون چوس کر عیش و عشرت میں مصروف ہیں۔ مفکر احرار چودھری افضل حقؒ نے اُس وقت ہی کہہ دیا تھا کہ:

''اسلام سرمایہ داری کا دشمن ہے۔ اسلام سرمایہ دار کا صرف اس صورت میں متحمل ہے کہ وہ اسلام کی منشاء کے مطابق آمدنی کو خرچ کرنے کا اقرار کرے۔ اسلام بعض پابندیوں کے ساتھ دولت کمانے کی اجازت دیتا ہے لیکن اسے خرچ کرنے کی آزادی کو بالکل سلب کر لیتا ہے۔ خوب کماؤ مگر خود پُر تکلف کھانے کے لیے نہیں۔ سرمایہ گھر میں رکھ کر زندگی بسر کرنے کا کون دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہ شان تو صرف عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ہے کہ دریا میں کودیں اور دامن بھی تر نہ ہونے پائے۔ وہ صرف کمانے میں مختار تھے کھانے پینے اور شان و شوکت کی زندگی بسر کرنے' ان کو نمایاں درجہ حاصل نہ تھا۔ یہ لباس فاخرہ، نہ پُر تکلف دستر خوان، نہ پختہ ایوان نہ دروازے پر دربان، ان کے سامنے ہمہ وقت قرآن کریم کی یہ آیات تھیں۔'' اور جو لوگ جمع رکھتے ہیں سونا چاندی اور نہیں خرچ کرتے اس کو اللہ کی راہ میں' پس اے محمد (ﷺ) ان کو کہہ دیجئے کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے جس دن کہ گرم کیا جائے گا ان کو دوزخ کی آگ میں پس اس آگ سے داغ دیئے جائیں گے ان کی پیشانیوں پر اور کروٹوں پر اور پٹھوں پر۔ یہ ہے وہ سرمایہ یہ جو تم نے اپنے نفس کے لیے جمع کیا تھا۔ پس اس کا مزہ چکھو جو کچھ کہ تم جمع کرتے تھے۔''

مجلس احرار اسلام کا مؤقف دینِ اسلام کی عملی تفسیر کو بروئے عمل لانا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق: ''اسلام کا مقصد سوائے اسلام کی حکومت کے اور کچھ نہیں، اور اسلام کی حکومت کا مقصد سوائے رضا الٰہی کے اور کچھ نہیں۔'' آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے:

اس جاں کی تیرگی کو کوئی آفتاب دے — دل کو میرے دے درد، مجھے اضطراب دے
صحنِ چمن کو موسمِ گُل دے، گلاب دے — میرے وطن کو ماضی سا حُسن و شباب دے
خالدؔ عطا ہو پھر سے مجھے وہی روشنی — پھٹ جائے قلب و جاں کی ساری یہ تیرگی
شاداب کر دے دل کو پھر دے ایسی تازگی — غنچہ چٹک چٹک اُٹھے، کھل اُٹھے ہر کلی